جو اخلاق و دیانت مذہب و انسانیت کی ہر چھوٹی بڑی قدر کی پامالی کے علمبردار بن چکے ہیں۔ لیکن حیرت تو لیبیا کے مرد آہن کرنل قذافی پر ہے۔ اگر ان کا انقلابی ضمیر مر نہیں چکا۔ اور اسلامی غیرت و حمیت ختم نہیں ہوئی تو ہم اسے کم از کم اسلام کی روح اور مزاج سے ان کی بے خبری سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ لیبیا کے اس سادہ لوح قائد سے کون کہے کہ اسلام کے ہر شعبے کی طرح اس کی دعوت و تبلیغ کے بھی کچھ اصول اور آداب ہیں۔ تبلیغ کے نام پر اسلام کو بازیچۂ اطفال نہیں بنایا جا سکتا نہ وہ تھیٹروں فحاشی کے اڈوں اور سینما بازاروں کے ذریعہ مشرق و مغرب میں پھیلا ہے۔ ان سادہ لوحوں کو یہ بھی اندازہ نہیں کہ کیا اسلام کا درد اس وقت صرف امریکہ اسرائیل اٹلی اور بھارت کو کھائے جا رہا ہے۔ جو اس ظلم کی تکمیل میں پیش پیش ہیں۔ اگر ان حکومتوں کو اسلامی تبلیغ کا درد ہے تو اپنے گھروں سے اس کی ابتداء کیوں نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فاحشہ یہودی اور عیسائی عورتوں اور کافر کنجروں کے ذریعہ صحابہ و صحابیات کا کردار پیش کرنا اس امت کے زوال اور اس پر خدا کے عذاب کی آخری اتمام حجت ہوگی۔ ہمیں توقع ہے کہ لیبیا کے صدر محترم اور دیگر اسلامی ممالک نہ صرف اسے اپنی ریاستوں میں رکوائیں گے۔ بلکہ اپنے وسائل سے اس لعنت کی بھرپور مزاحمت بھی کریں گے۔ رہ گیا یورپ۔ تو مسلمان اگر اپنی غیرت ملی سے اجتماعی طور پر کوئی فائدہ اٹھا سکتے تو تہذیب کو وہ سبق دیا جا سکتا کہ وہ اپنی آنے والی نسلوں کو ایسی حرکات سے باز رہنے کی تلقین کرتا۔ جہاں تک فلموں کے ذریعہ نبی کریم کی حیات طیبہ، صحابہؓ کی سیرت اور مشاہیر اسلام کے کارناموں کی تشہیر کا تعلق ہے۔ اجماع امت اسے قطعی ناجائز ٹھہراتی ہے۔ مکہ معظمہ کے رابطۂ عالم اسلامی، مدینہ اور ازہر کے شیوخ، مصر کے مجمع البحوث اور دنیا بھر کی اسلامی تنظیمیں اپنے اجلاس مکہ میں اسے حرام قرار دے چکی ہیں۔ خود پاکستان کی وزارت امور مذہبی نے اسلامی احساسات سے ہم آہنگی کا اعلان کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہم اپنی حکومت کی اس دورنگہ پالیسی پر حیرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایک طرف وہ لیبیا سے اس فلم کے بارہ میں احتجاج کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف اسی ہفتہ خود اسلام کے ایک عظیم جرنیل طارق بن زیاد پر فلم بنانے کے لئے لیبیا کے ساتھ معاہدہ کر چکی ہے۔ اسلام کے بارہ میں اس غیر یقینی دورنگی پالیسی کا آخر انجام کیا نکلے گا۔ آج طارق بن زیاد کی باری ہے تو کل ان کھلے ہاتھوں کو خالد بن ولید اور فاروق اعظم کے بارہ میں کون روک سکے گا۔ ہم فلم "محمد الرسول اللہ" کے بارہ میں ایک طرف اپنی حکومت کے مذہبی ترجمان کے جذبات کی تائید کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف حضرت طارق بن زیاد کے بارہ میں فلمی معاہدہ پر شدید احتجاج بھی کرتے ہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق